Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 04,
Jul – Sep 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

تعدد ازدواج: اسلامی نقطہ نظر، اس کی وجوہات، حدود، معاشرتی و قانونی پہلو اور عالمی قوانین کا تقابلی جائزہ

Polygamy: Islamic Perspective, Reasons, Limits, Societal and Legal Aspects, and a Comparative Analysis of Global Laws

Rabia Shakir
MS Scholar, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK
Dr Shahid Habib
Lecturer, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYTK

ABSTRACT

Polygamy, as permitted in Islam, is a practice that allows a man to marry more than one wife under specific conditions. The Quran allows up to four wives, with the condition that a man must treat each wife with equality and justice, particularly in financial, emotional, and social responsibilities. This permission is not absolute but is regulated by stringent ethical and legal guidelines to ensure fairness and the protection of women's rights. The reasons behind Islamic polygamy are multifaceted, ranging from the need to care for widows and orphans in times of war to the establishment of a just social system. However, the practice is not encouraged unless necessary and is meant to fulfill a specific societal function. This paper explores the Islamic perspective on polygamy, examining its underlying principles, limits, and the conditions that make it permissible. It also delves into the social and legal implications of polygamy and compares the application of these rules in different countries, highlighting the variations in their legal systems. Through these lenses, the article aims to present a comprehensive understanding of polygamy's role in Islamic society and its modern-day application across the globe.

Keywords: *Polygamy, Islam, Justice, Social Responsibility, Legal Aspects*

تعارف موضوع

اسلام میں تعدد ازدواج ایک متنازعہ موضوع ہے جس پر مختلف معاشرتی، فقہی، اور قانونی آراء پائی جاتی ہیں۔ قرآن مجید میں مردوں کو زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے، لیکن اس کے لیے ایک اہم شرط ہے کہ وہ اپنی تمام بیویوں کے

CC BY

ساتھ انصاف کریں۔ اس میں مالی، جذباتی اور جسمانی ضروریات کا برابری سے خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس اجازت کا مقصد خواتین کے حقوق کا تحفظ اور معاشرتی انصاف قائم کرنا ہے۔ تاہم، اسلام میں تعدد ازدواج کو بغیر کسی خاص ضرورت کے فروغ نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے بجائے، اس کی اجازت مخصوص حالات میں دی گئی ہے، جیسے کہ یتیموں کی کفالت اور جنگ کے نتیجے میں بیوہ خواتین کے تحفظ کے لیے۔ یہ موضوع معاشرتی سطح پر بھی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے اثرات فرد کی زندگی کے علاوہ، پورے خاندان اور معاشرتی ڈھانچے پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس مقالے میں ہم تعدد ازدواج کے شرعی اصولوں، اس کے مقاصد، اور اس کے معاشرتی اور قانونی پہلوؤں کا جائزہ لیں گے۔

مبحث اول: تعدد ازدواج-اسلامی نقطہ نظر اور اس کی حدود

اسلام نے تعدد ازدواج (ایک مرد کی ایک سے زیادہ شادیوں) کے رواج کو ایک جامع اور منظم طریقے سے پیش کیا ہے۔ قرآن اور احادیث کے ذریعے اس مسئلے کے حوالے سے مختلف اصول وضوابط بیان کیے گئے ہیں جو مردوں کو ان کی ذمہ داریوں اور انصاف کے تقاضوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ذیل میں اس موضوع کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

i. بیویوں کے درمیان انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے کے قابل ہونا

اسلام ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کے لیے کچھ شرائط بیان کرتا ہے۔ یہ درج ذیل ہیں۔

یہ انسانی صلاحیت کے ساتھ محدود ہے اس میں صرف کھانا، کپڑا، رہائش، دلچسپی اور علاج شامل ہے۔ تاہم، قرآن بتاتا ہے کہ یہ بہت مشکل ہے:

﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلاَّ تَعُولُوا﴾[1]

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم (ان کے ساتھ) انصاف نہیں کر سکو گے، تو صرف ایک (بیوی) یا وہ چیز جو تمہارے دائیں ہاتھ کے پاس ہے۔"

لہٰذا اگر اس بات کا خوف ہو کہ انصاف نہ ہو سکے یا کوئی ظلم نہ کر سکے تو ایک عورت پر راضی رہنے کا اصول درست ہو جاتا ہے۔ تاہم، انصاف میں پسند، دل کے میلان اور محبت جیسے مسائل شامل نہیں ہیں، کیونکہ ان پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ اسلام انسان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ البتہ بیویوں میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہونا اور دوسری کو محبت سے محروم کرنا حرام ہے۔

جب مندرجہ بالا آیت کا جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ تعدد ازدواج ایک لازمی قاعدہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسی اجازت ہے جو غیر معمولی حالات میں حاصل کی جاسکتی ہے۔

ii. خاندان کو سنبھالنے کے قابل ہونا

اسلام میں جو مرد ایک یا اس سے زیادہ عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کے کھانے پینے، کپڑے اور رہائش کے اخراجات پورے کر سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے نوجوانو! تم میں سے جو لوگ بیوی کی کفالت کر سکتے ہیں وہ نکاح کر لیں"[2]

اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی کی مشقت بیوی کے اخراجات میں ہے۔

iii. قرآن کی ہدایت

اسلام سے پہلے عرب معاشرے میں مردوں کے لئے متعدد شادیاں کرنا عام تھا۔ اسلام نے اس غیر محدود تعدد ازدواج کو چار بیویوں تک محدود کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا." [3]

"اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ (ان میں) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی (کافی ہے) یا جو تمہارے ہاتھوں کی ملکیت میں ہو۔ اس طرح زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم نہ کرو۔"

یہ آیت تعدد ازدواج کی اجازت دیتی ہے، مگر ساتھ ہی انصاف کی شرط عائد کرتی ہے۔ قرآن مزید فرماتا ہے:

"وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا."[4]

"اور تم کبھی عورتوں کے درمیان پورا انصاف نہیں کر سکو گے، خواہ کتنی ہی کوشش کر لو۔ اس لیے (ایک ہی طرف) پورے مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔"

iv. انصاف کا معیار

مردوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے درمیان کھانے، پینے، لباس، رہائش، جماع اور محبت میں انصاف سے پیش آئیں۔ محبت کے معاملے میں مکمل انصاف کرنا انسان کے لیے مشکل ہے، لیکن کوشش کرنا واجب ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

"مَن كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ."[5]

"وہ شخص جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف بالکل مائل ہو اور دوسری کو نظر انداز کر دے، وہ قیامت کے دن اپنے جسم کا ایک رخ مفلوج ہو کر نکلے گا۔"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ جو شخص اپنی بیویوں میں انصاف نہیں کرے گا، وہ قیامت کے دن اپنے جسم کا ایک طرفہ مائل یعنی جھکا ہوا ہو کر آئے گا۔ یہ حدیث مختلف کتب حدیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ ملتی ہے، لیکن مفہوم یہی ہے کہ انصاف کا معاملہ بہت اہم ہے۔

v. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہانے اپنے شوہر علی رضی اللہ عنہ کی دوسری شادی پر اعتراض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ اپنی خواہش ترک کر دیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو افسردہ نہ کریں۔ اس واقعے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیٹیاں اور ان کے والدین اپنے شوہر یا داماد کی دوسری شادی پر اعتراض کر سکتے ہیں۔[6]

مبحث دوم: اسلام تعدد ازدواج کی اجازت دینے کی وجوہات

اسلام تعدد ازدواج کی اجازت دینے کی وجوہات اسلام میں یک زوجیت ضروری ہے اور تعدد ازدواج غیر معمولی ہے۔ یہ صرف اس وقت طلب کیا جا سکتا ہے جب یہ ضروری یا لازمی ہو۔ اسلام نے نہ تو تعدد ازدواج کو کسی کے لیے فرض کیا اور نہ ہی تعدد ازدواج کی ترغیب دی۔ تاہم، جب کچھ عام یا خاص وجوہات ہوں تو اسے جائز سمجھا جاتا ہے۔

i. معاشرتی توازن

کچھ علاقوں میں مردوں کی آبادی کم ہوتی ہے اور خواتین کی آبادی معمول سے بڑھ سکتی ہے۔ جنگوں کے دوران یہ زیادہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد جرمنی میں ایک مرد کے بدلے چار یا چھ عورتیں تھیں۔ پھر جرمن خواتین نے وکالت کی کہ مردوں کو ایک سے زیادہ خواتین سے شادی کرنی چاہیے۔ ایسی صورت حال میں تعدد ازدواج خواتین کو جسم فروشی سے بچانے، انہیں ایک گرم گھر فراہم کرنے اور یتیم بچوں کی حفاظت کا کام کرتا ہے۔

ii. آبادی بڑھانے کی ضرورت

بعض اوقات بعض علاقوں میں آبادی بڑھانے کے لیے ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جنگ میں زیادہ تر آبادی کی موت۔ اسلام پھیلانے کے لیے تعدد ازدواج ہو سکتا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون سیدہ خدیجہ سے شادی کی یہاں تک کہ آپ کی عمر 54 سال تھی اور اس کے بعد آپ کی 9 بیویاں ہوئیں۔

iii. صحت اور جسمانی ضروریات

عورت بیمار ہو سکتی ہے اور اپنے شوہر کی جنسی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہ ایک نسائی بیماری ہو سکتی ہے جس کا علاج نہیں کیا جا سکتا۔ عورت بانجھ ہو سکتی ہے اور بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ ایسی صورت میں بیوی کو اس مسئلہ کے ساتھ طلاق دینا اور دوسری شادی کرنا ایک حل نظر آتا ہے لیکن اسے رخصت کرنے کے بجائے پہلی بیوی کی رضامندی سے دوسری شادی کرنا ہی بہتر حل ہونا چاہیے۔ اس طرح پہلی بیوی کے حقوق محفوظ ہیں۔ کچھ مردوں کو دوسری عورتوں سے محبت ہو سکتی ہے۔ ایسے مردوں کو زنا سے روکنے کا واحد طریقہ دوسری شادی ہے۔ پس یہ حقیقت کہ تعدد ازدواج جائز ہے واجبات، ضروریات، بیماری یا کسی اور جائز وجہ سے۔

iv. محبت اور تعدد ازدواج

اسلام میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جائز طریقے سے محبت کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ تاہم یہ نہیں چاہتا کہ محبت صرف اس دنیا تک محدود رہے بلکہ ابدی بن جائے۔ یہ اس کے لیے کچھ معیار متعین کرتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ کے لیے کسی شخص سے محبت کی جائے، کیونکہ ہر چیز اللہ پر منحصر ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ وہ تمام املاک کا مالک ہے۔ جو اللہ کی خاطر جن لوگوں سے محبت کرتا ہے وہ اس کی محبت کو ابدی بناتا ہے اور اس کی ضمانت دیتا ہے۔ موت اور جدائی اس محبت کے غائب ہونے کا سبب نہیں بن سکتی۔

v. انصاف اور مساوات

جو مرد ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنے کا سوچتا ہے وہ صرف اسی صورت میں شادی کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک، ان کے ساتھ راتیں متناسب طور پر گزارنے، یکساں عدل و انصاف کا خیال رکھنے، لباس مہیا کرنے، ان کی

ضروریات پوری کرنے اور دیگر امور میں یکساں رہنے کا عزم رکھتا ہو۔ اگر وہ ان شرائط پر عمل نہیں کرتا تو اس نے حرام (ایک حرام فعل) کا ارتکاب کیا اور دوسرے لوگوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی۔[7]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کی اجازت دی ہے۔ تاہم، ایسے معاملات میں یک زوجگی کا مطالبہ ہے جہاں ناانصافی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا درست نہیں، جب تک کہ یہ واجب نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ کم از کم یہ بہت مشکل ہے اور ہر آدمی یہ نہیں کر سکتا۔

مبحث سوم: تعدد ازدواج کے معاشرتی و قانونی پہلو

تعدد ازدواج کے قوانین اور اس کے معاشرتی اثرات پر مختلف مکاتب فکر کی آراء ہیں۔ کلاسیکی فقہاء کے مطابق، تعدد ازدواج کی اجازت ہے بشرطیکہ انصاف کا خیال رکھا جائے۔ جدید مفسرین اور اصلاح کاروں نے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک استثنائی اجازت ہے اور یک زوجیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔[8]

مبحث چہارم: بعض ممالک میں تعدد ازدواج کے قوانین

کئی اسلامی ممالک میں تعدد ازدواج پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں:

- **تیونس:** تعدد ازدواج پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔
- **پاکستان:** مسلم فیملی لاز آرڈیننس 1961 (MFLO) کے تحت تعدد ازدواج پر شرائط عائد کی گئی ہیں، جیسے کہ پہلی بیوی کی رضامندی اور ثالثی کونسل کی اجازت۔
- **بنگلہ دیش:** عدالتی فیصلوں میں تعدد ازدواج کی مخالفت اور پابندی کی گئی ہے۔[9]

مبحث پنجم: تعدد ازدواج کا مقصد

اسلام میں تعدد ازدواج کا مقصد یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر شادیاں بیوہ خواتین سے تھیں تاکہ وہ ان کے اور ان کے بچوں کی کفالت کر سکیں۔[10]

مبحث ششم :تعددِ نکاح کے حوالے سے سفارشات

1. **انصاف کے تقاضوں کی تربیت**

تعددِ نکاح کرنے والے مردوں کو خاص طور پر اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ اپنی بیویوں کے درمیان انصاف کے تقاضے کیسے پورے کریں۔ ان کو یہ سکھایا جائے کہ اگر وہ انصاف کے اصول پورا کرنے میں ناکام ہیں تو انہیں اس عمل سے گریز کرنا چاہیے۔اس تربیت میں عملی مشقیں اور نظریاتی مباحث شامل کیے جائیں تاکہ اس کی اہمیت کو سمجھا جاسکے۔

2. **مالی استحکام کی شرط**

شریعت کے مطابق مالی استحکام تعددِ نکاح کی ایک لازمی شرط ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ مردوں کو مالی وسائل کے بارے میں محتاط اور ذمہ دار بنایا جائے۔انہیں یہ سمجھایا جائے کہ صرف مالی حیثیت نہیں بلکہ عائلی ذمہ داریوں کا بھی پورا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے خاندان کی مکمل کفالت کر سکیں۔

3. **جذباتی اور معاشرتی پیچیدگیوں کا شعور**

مرد و خواتین کو تعددِ نکاح کے ممکنہ جذباتی اور معاشرتی نتائج کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس معاملے میں پوری معلومات کے ساتھ فیصلہ کر سکیں۔انہیں اس کے اثرات اور پیچیدگیاں، جیسے کہ بیویوں کے درمیان تعلقات، بچوں پر اثرات، اور سماجی تنقید کو سمجھایا جائے۔

4. **علماء کا اجتہاد اور موجودہ دور کے مسائل**

علماء اور مفتیان کرام کو اس مسئلے پر اجتہاد کرتے ہوئے موجودہ دور کے مسائل، جیسے کہ معاشرتی دباؤ، خواتین کے حقوق، اور جدید قانونی نظام کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ ان مسائل کو زیر غور لا کر مناسب فتوے دیے جائیں تاکہ لوگوں کو جدید دور کی ضرورتوں کے مطابق رہنمائی مل سکے۔

5. **تعلیمی مہمات اور آگاہی کی فراہمی**

عوام میں تعددِ نکاح کے شرعی اصولوں اور اس کے مقاصد کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے تعلیمی مہمات چلائی جائیں۔اس مقصد کے لیے مذہبی اداروں اور تعلیمی اداروں کے ذریعے سیمینارز، ورکشاپس اور میڈیا کے ذریعے آگاہی فراہم کی جائے تاکہ عوام میں اس مسئلے کی حقیقت اور اس کے مقاصد کو واضح کیا جاسکے۔

6. تعددِ نکاح کے قوانین میں اصلاحات

تعددِ نکاح کے قوانین میں اصلاحات کی جائیں تاکہ ان میں موجود خامیوں کو دور کیا جاسکے اور ان کا غلط استعمال نہ ہو۔ اس سلسلے میں عدلیہ، مقننہ اور معاشرتی اداروں کو مل کر قوانین میں ضروری تبدیلیاں کرنی ہوں گی تاکہ یہ عمل شریعت کی روح کے مطابق ہو اور اس کا مقصد مکمل طور پر حاصل ہوسکے۔

7. خاندانی مشاورت کی فراہمی

شادی سے پہلے اور بعد میں خاندانی مشاورت فراہم کی جائے تاکہ میاں بیوی کے درمیان بہتر تعلقات قائم ہوسکیں اور انصاف کے اصولوں پر عمل ہوسکے۔ اس مشاورت میں مرد و خواتین کو اپنے حقوق و فرائض، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے اور گھر کے معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کی تربیت دی جائے۔

یہ سفارشات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ تعددِ نکاح کا معاملہ صرف ایک شرعی سوال نہیں، بلکہ ایک وسیع سماجی، اخلاقی اور قانونی مسئلہ ہے جس کے بارے میں آگاہی اور اصلاح کی ضرورت ہے۔

نتیجہ بحث

اسلام میں تعدد ازدواج ایک متوازن اور منصفانہ طریقہ کار کے تحت جائز قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ اس میں انصاف اور برابری کی تمام شرائط پوری کی جائیں۔ قرآن مجید میں اس کی اجازت ایک مقصد کے تحت دی گئی ہے، جو خواتین کی حفاظت اور معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے ہے۔ تاہم، اس کی اجازت اس بات کی متقاضی ہے کہ مرد اپنی بیویوں کے درمیان برابری کا سلوک کرے اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھے۔ تعدد ازدواج کے عمل کو کبھی بھی ذاتی خواہشات یا اختیار کے طور پر نہیں اپنانا چاہیے، بلکہ یہ ایک ذمہ داری کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ آج کے دور میں، بہت سے ممالک نے اس کے لیے مخصوص قوانین وضع کیے ہیں تاکہ اس کا غلط استعمال نہ ہو اور اس کا اطلاق شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] النساء،4:3

An-Nisā, 4:3

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (الریاض: مکتبہ دار السلام، 1986ء، الطبعہ الثانیہ 1419ھ/1999ء)، کتاب الصوم، حدیث نمبر 10؛ کتاب النکاح، حدیث نمبر 2،3، 19

Bukhārī, Muhammad bin Ismāʿīl, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (al-Riyāḍ: Maktaba Dār al-Salām, 1986/1419H), Kitāb al-Ṣawm, ḥadīth no. 10; Kitāb al-Nikāḥ, ḥadīth no. 2, 3, 19

مسلم، القشیری، **الجامع الصحیح** (بیروت: دار الکتاب العربی، 1429ھ)، کتاب النکاح، حدیث نمبر 1، 3

Muslim, al-Qushayrī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Bayrūt: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, 1429H), Kitāb al-Nikāḥ, ḥadīth no. 1, 3

نسائی، احمد بن شعیب، **السنن الکبریٰ** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995ء)، کتاب الصیام، حدیث نمبر 43

Nasāʾī, Aḥmad bin Shuʿayb, al-Sunan al-Kubrā (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1995), Kitāb al-Ṣiyām, ḥadīth no. 43

[3] النساء،3:4

An-Nisā, 4:3

[4] النساء،129:4

An-Nisā, 4:129

[5] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (بیروت: دار الفکر، 2008ء)، کتاب النکاح، حدیث نمبر 47؛ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، ص196

Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2008), Kitāb al-Nikāḥ, ḥadīth no. 47; Mishkāt al-Maṣābīḥ, jild dūm, p. 196

[6] ابن سعد، محمد بن سعد، **الطبقات الکبری** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2001م)، 57:8۔

Ibn Sa'd, Muḥammad bin Sa'd, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2001), 8: 57.

[7] محمد مظہر الدین صدیقی، **سیرتِ نبوی ﷺ اور تعددِ ازواج**، (لاہور: ناشر کا نام، اشاعت کا سال)، 25:3

Muḥammad Maẓhar al-Dīn Ṣiddīqī, Sīrat al-Nabī ﷺ aur Taʿaddud-e-Azwāj,(Lāhaur: Nāshir kā nām, Ashāʿat kā sāl),: 325

[8] محمد مظہر الدین صدیقی، **سیرتِ نبوی ﷺ اور تعددِ ازواج**، 3: 36

Muḥammad Maẓhar al-Dīn Ṣiddīqī, Sīrat al-Nabī ﷺ aur Taʿaddud-e-Azwāj,3 : 36

[9] محمد مظہر الدین صدیقی، **سیرتِ نبوی ﷺ اور تعددِ ازواج**، 67:3

Muḥammad Maẓhar al-Dīn Ṣiddīqī, Sīrat al-Nabī ﷺ aur Taʿaddud-e-Azwāj,3 : 67

[10] پروفیسر ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان، **شادی کے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں**، (مکہ مکرمہ: ناشر کا نام، اشاعت کا سال)، 28:1

Professor Dr. Ṣāliḥ bin Ghānim al-Sadlān, Shādī ke Masāʾil Kitāb o Sunat kī Roshni mein, jild awwal (Makka Mukarrama: Nāshir kā nām, Ashāʿat kā sāl), 1: 28